

گھر ایک نعمت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ سَكَنًا

(نحل: ۸۰)

اور اللہ نے تمہارے گھروں کو تمہارے لئے سکون کی جگہ بنایا۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

سَلَامَةُ الرَّجُلِ فِي الْفِتْنَةِ أَنْ يَلْزِمَ بَيْتَهُ.

فتنہ کے وقت آدمی کی سلامتی گھر میں رہنے میں ہے۔

(مسند فردوس: صحیح الجامع: ۳۶۹، صحیح)

۱۔ بہترین چیز کا اختیار

۱۔ نیک بیوی

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

تُنكِحُ الْمَرْأَةَ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا

فَاطْفَرُ بَذَاتِ الدِّينِ تَرَبَّتْ يَدَاكَ

عورت سے چار چیزوں کی بنیاد پر نکاح کیا جاتا ہے: اس کے مال، حسب و نسب، خوبصورتی اور اس کے دین کی بناء پر، تو تم دین والی کو ترجیح دو تمہارے ہاتھ خاک آلود ہو۔

(متفق علیہ، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۳۰۰۳)

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

إِذَا آتَاكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَرَّوْجُوهُ

جب تمہارے پاس ایسا شخص آئے جس کے دین اور اخلاق سے تم راضی ہو تو ان کی شادی کرادو۔

(ترمذی) (حسن: صحیح الجامع: ۲۷۰)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

أَرْبَعٌ مِّنَ السَّعَادَةِ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ وَالْمَسْكِنُ الْوَاسِعُ وَالْجَارُ الصَّالِحُ وَالْمَرْكَبُ الْهَنِيُّ.

چار چیزیں خوش بختی کی علامت ہیں ۱۔ نیک بیوی ۲۔ کشادہ گھر ۳۔ اچھا پڑوسی ۴۔ عمدہ سواری۔

(حاکم، شعب الایمان، اہلبیہ لابی نعیم، سعد رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۸۸۷)

۲۔ گھروالوں میں تعلیم کی جائے اور ان کی بہترین تربیت کی جائے

گھروالوں کو دین سکھایا جائے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا

(تحریم ۲:۲۶)

اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی تفسیر میں فرمایا:

أَذْبُوهُمْ وَعَلِّمُوهُمْ

(تفسیر ابن کثیر)

یعنی انھیں ادب سکھلاؤ اور تعلیم دو۔

۳- اوقات کی پابندی کی جائے

سونے اور جاگنے کا وقت

عَنْ أَبِي بَرزَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عشاء سے پہلے سونے اور اس کے بعد بات چیت کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(بخاری: ۵۳۵، مسلم: ۱۰۲۵، لفظ بخاری کے ہیں)

۴- گھر میں عبادت کی جائے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا

تم اپنی نمازوں میں سے کچھ حصہ اپنے گھروں کے لئے رکھو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ۔

(احمد، متفق علیہ، ابوداؤد، ابن عمر رضی اللہ عنہ) (مسند ابی یعلیٰ، الرویانی، الضیاء، زید بن خالد رضی اللہ عنہ) (محمد بن نصر فی الصلاۃ: ۱۰۲، عاتق رضی اللہ عنہا) (صحیح الجامع: ۱۵۴)

اس حدیث سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں،

(۱) قبرستان میں نماز پڑھنا جائز نہیں۔ (۲) جو نماز گھر میں پڑھی جائے گی وہ نفلی نماز ہوگی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اذان سنے پھر حاضر نہ ہو تو اس کی نماز قبول نہیں ہوگی سوائے یہ کہ کوئی

(ابن حبان: صحیح، صحیح الجامع: ۶۳۰۰)

عذر ہو۔

رسول اللہ ﷺ سے عبداللہ بن سعد نے نفل نماز کے متعلق سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری مسجد سے میرا گھر کتنا قریب ہے لیکن مجھے یہ پسند ہے کہ سوائے فرض نمازوں کے

ساری نماز میری گھر میں ہو۔ (شامل الحمدیہ للترمذی: ۲۹۸) (صحیح بخاری: ۲۵۱)

۵- قرآن کی تلاوت اور اللہ کا ذکر کیا جائے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِي يُذَكَّرُ اللَّهُ فِيهِ وَالْبَيْتِ الَّذِي لَا يُذَكَّرُ اللَّهُ فِيهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ

اس گھر کی مثال جس میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہو اور جس میں نہ کیا جاتا ہو زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔

(مسلم: ۱۲۹۹، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ)

ذکر میں اذکار مسنونہ اور تلاوت قرآن کے ساتھ ساتھ عبادت کی ساری قسمیں ذکر میں شامل ہیں۔

۲- منکر اور بے فائدہ چیزوں کا گھروں سے نکالنا

۱- کتے کا گھر سے نکال دینا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

مَنْ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلَبَ مَا شِئِيَ أَوْ صَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ انْتَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جو چوپائے کی دیکھ رکھ، شکار اور کھیت کی دیکھ بھال کے علاوہ اور کسی مقصد کے لئے کتا پالے تو اس کے اجر میں سے ہر روز ایک قیراط کم کیا جاتا ہے۔

(احمد، مسلم، ابوداؤد، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) (مسلم: ابن عمر رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۵۹۴۶، اسی طرح بخاری میں ہے: ۲۳۲۲)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ

فرشتے ایسے گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں کتا ہو اور نہ ایسے گھر میں جاتے ہیں جس میں تصویر ہو۔

(احمد، متفق علیہ، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ، ابوطحیر رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۷۲۶۲)

۲- تصویروں اور بتوں کو گھر سے نکالنا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ

حَشَوْتُ لِلنَّبِيِّ وَسَادَةً فِيهَا تَمَاثِيلُ كَأَنَّهَا نُمُرُقَةٌ

فَجَاءَ فَقَامَ بَيْنَ الْبَابَيْنِ وَجَعَلَ يَتَغَيَّرُ وَجْهُهُ

فَقُلْتُ مَا لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا بَالُ هَذِهِ الْوَسَادَةِ

قَالَتْ وَسَادَةٌ جَعَلْتَهَا لَكَ لِتَضْطَجَعَ عَلَيْهَا

قَالَ : أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ

وَأَنَّ مَنْ صَنَعَ الصُّورَةَ يُعَذَّبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی ﷺ کے لئے ایک چھوٹا سا تکیہ بنایا جس میں تصویریں تھیں، آپ آئے اور دونوں دروازوں کے درمیان کھڑے ہو گئے اور آپ کے چہرے کا رنگ بدلنے لگا، میں نے کہا کہ ہم سے کیا غلطی ہوئی اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے کہا: یہ تکیہ کیسا ہے؟ کہنے لگی میں نے آپ کیلئے تکیہ بنایا ہے تاکہ آپ اس پر لیٹیں، آپ نے فرمایا: کیا تمہیں نہیں معلوم فرشتے ایسے گھروں میں نہیں داخل ہوتے جس میں تصویر ہو، اور جس نے تصویر بنائی اسے قیامت کے روز عذاب دیا جائے گا اللہ کہے گا تم نے جو بنایا تھا اس میں جان ڈالو۔

(بخاری) (صحیح الجامع: ۱۳۳۰)

۳- گانے باجے اور بانسریاں

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ

فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ

فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَتَى ذَاكَ
قَالَ إِذَا ظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَارِيفُ وَشَرِبْتَ الْخُمُورُ

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: اس امت میں، زمین کا دھسننا، لوگوں کے چہروں کا بدلنا اور پتھروں کی بارش ہوگی مسلمانوں میں سے ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کب ہوگا؟ فرمایا: جب گانے والیاں اور گانے باجے کے آلات زیادہ ہو جائیں اور شراب پینا عام ہو جائے گا۔
(ترمذی: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۳۷۳)

۴۔ تعویذ اور شرک کے ذرائع کو دور کرنا

عَنْ عِيسَى (بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى) قَالَ
دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ أَبِي مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ أَعُوذُ بِهِ حُمْرَةً
فَقُلْنَا أَلَا تَعْلَقُ شَيْئًا . قَالَ الْمَوْتُ أَقْرَبُ مِنْ ذَلِكَ
قَالَ النَّبِيُّ مَنْ تَعْلَقَ شَيْئًا وَكِلَإِلَيْهِ

عیسیٰ بن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں میں عبد اللہ بن عکیم ابی معبد الجہنی سے ملنے پہنچا تو انھیں حمرہ یعنی چمک کی بیماری تھی ہم نے کہا کہ آپ کوئی چیز کیوں نہیں لٹکا لیتے، تو انھوں نے کہا: موت اس سے زیادہ بہتر ہے، اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی چیز کو لٹکایا تو اسی کے سپرد کر دیا گیا۔
(ترمذی: عبد اللہ بن عکیم ابی معبد الجہنی رضی اللہ عنہ) (حسن بغیرہ: صحیح الترغیب: ۳۳۵۶)
اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

مَنْ عَلَّقَ تَمِيمَةً فَقَدْ أَشْرَكَ

جس نے تعویذ لٹکایا اس نے شرک کیا۔
(احمد، حاکم، عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۶۳۹۴: صحیح)

۳۔ بعض ہلاک کرنے والی چیزیں

۱۔ حرام مشابہت

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ
وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ نے ان مردوں اور عورتوں سے لعنت بھیجی ہے جو عورتوں سے مشابہت کرتی ہیں اور ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کی مشابہت کرتی ہیں۔
(بخاری: ۵۸۸۵)

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ وَلَا بِالنَّصَارَى

وہ ہم میں سے نہیں جو غیروں کی مشابہت اختیار کرے، لہذا تم یہود و نصاریٰ کی مشابہت نہ اختیار کرو۔

(ترمذی: ابن عمر رضی اللہ عنہ) (حسن: صحیح الجامع: ۵۴۳۳)

۲- کفاروں کے تہواروں میں شرکت

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ .

جو کسی قوم سے مشابہت اختیار کرے وہ ان ہی میں سے ہے۔

(ابوداؤد: ابن عمر رضی اللہ عنہ) (مجموع الاوسط: حدیث رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۶۱۲۹)

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ :

كَانَ أَكْثَرُ صَوْمِهِ السَّبْتُ وَالْأَحَدُ وَيَقُولُ :

هُمَا يَوْمَا عِيدِ الْمُشْرِكِينَ فَأُحِبُّ أَنْ أَحَالَفَهُمْ .

ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے اور اتوار کو اکثر روزہ رکھا کرتے تھے اور کہتے یہ دونوں مشرکوں کی عیدیں ہیں اور میں پسند کرتا ہوں کہ ان کی مخالفت کروں۔

(احمد: طبرانی، حاکم، سنن بیہقی: ام سلمہ رضی اللہ عنہا) (حسن: صحیح الجامع: ۳۸۰۳)

۳- زینت اختیار کرنا

يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ

إِنْ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم تقویٰ اختیار کرنا چاہتی ہو تو باتوں میں نرمی نہ پیدا کرو ورنہ جس کے دل میں مرض ہے وہ لالچ میں آجائے گا اور تم بھلی بات کہو، اپنے گھروں میں ٹہری رہو اور زمانہ جاہلیت کی عورتوں کی طرح زینت نہ اختیار کرو۔

(احزاب: ۳۳-۳۴)

اپنے گھروں میں زینت اختیار کرنے سے اسلام نے منع نہیں کیا ہے۔ لیکن بازاروں اور ناجائز جگہوں پر زینت کرنے اور غیروں کے سامنے اظہار کرنے سے منع کیا ہے۔

۴- حرام میل جول سے اجتناب کیا جائے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

لَأَنْ يُطْعَنَ فِي رَأْسِ أَحَدِكُمْ بِمَخِيطٍ مِنْ حَدِيدٍ

خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمَسَّ امْرَأَةً لَا تَحِلُّ لَهُ .

تم میں سے کسی کے سر میں لوہے کے ہتھوڑے سے مارا جائے یا اس کے لئے بہتر ہے کہ وہ ایسی عورت کو چھوئے جو اس کے لئے حلال نہیں۔

(طبرانی: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۵۰۴۵)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

أَلَا لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ

خبردار! کوئی مرد کسی عورت سے اکیلے میں نہیں ملتا مگر ان میں کا تیسرا شیطان ہوتا ہے۔

(احمد، ترمذی، حاکم: عمر رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۲۵۴۶)

۴- والدین کے ساتھ

۱- والدین کی نافرمانی کی سزا دنیا ہی میں دی جاتی ہے

گھر کی اصلاح میں یہ بھی ضروری ہے کہ انسان عذاب الہی سے بچے بالخصوص وہ گناہ جسکی سزا دنیا اور آخرت دونوں میں ہے انہی میں سے ایک گناہ والدین کی نافرمانی ہے جسکی سزا دنیا میں بھی دی جاتی ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

إِنَّهُ يَجْعَلُهُمَا اللَّهُ فِي الدُّنْيَا: الْبَغْيُ وَ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ .

(التاريخ الكبير للبخاری، طبرانی: البکرۃ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۱۳۷: صحیح)

دو چیزوں کی سزا اللہ دنیا میں ہی دیتا ہے: بغاوت، اور والدین کی نافرمانی۔

۲- حق کی جانب نرمی سے بلایا جائے

ابراہیمؑ نے اپنے والد کو دعوت دیتے ہوئے کہا:

يَا أَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلرَّحْمَنِ عَصِيًّا

(مریم: ۱۹۴)

اے میرے والد! آپ شیطان کی عبادت نہ کیجئے، بلاشبہ شیطان رحمن کی نافرمانی کرنے والا ہے۔

۵- بیوی کے ساتھ

(حلال) نفقہ دیا جائے اور حقوق ادا کئے جائیں

عن معاوية (بن حيدة) القشيري قال أتيت رسول الله

قال فقلت ما تقول في نسائنا

قال أطعموهن مما تأكلون واكسوهن مما تكتسبن ولا تضربوهن ولا تقبحوهن

وفي رواية : أن تطعمها إذا طعمت وتكسوها إذا اكتسبت - أو اكتسبت -

ولا تضرب الوجه ولا تقبح ولا تهجر إلا في البيت

قال أبو داود ولا تقبح أن تقول قبحك الله

معاویہ (بن حیدہ) القشیری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آیا، اور پوچھا عورتوں کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو اور وہی پہناؤ جو تم پہنتے ہو اور تم انہیں نہ مارو اور نہ ہی ذلیل و رسوا کرو، اور ایک روایت میں ہے، کہ جب تم کھاؤ انہیں کھلاؤ اور جب تم پہنو (یا جب تم کماؤ) انہیں پہناؤ اور تم چہرے پر نہ مارو اور نہ ہی رسوا کرو اور نہ ڈانٹو مگر گھر میں۔

امام ابوداؤد نے کہا: کہ ”لا تقبح“ یعنی یہ کہا جائے کہ اللہ تجھے ذلیل کرے۔

(احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، حاکم، ابن حبان، بیہقی: لفظ ابوداؤد کے ہیں۔ امام البانی نے صحیح کہا ہے۔) (صحیح الجامع: ۱۸۷)

(طبرانی، حاکم: معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۳۱۴۹) (الارواء: ج ۷ ص ۹۷: ۲۰۳۳)

۶۔ اولاد کے ساتھ

۱۔ اولاد کو ادب سکھایا جائے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

عَلِّقُوا السَّوْطَ حَيْثُ يَرَاهُ أَهْلُ الْبَيْتِ فَإِنَّهُ أَدَّبَ لَهُمْ .

جہاں گھر والوں کی نظر پڑتی ہو وہاں کوڑا لٹکاؤ اس لئے کہ وہ ان کے لئے ادب کا ذریعہ ہے۔

(مصنف عبد الرزاق، طبرانی، ابن عباس رضی اللہ عنہ) (حسن: صحیح الجامع: ۴۰۲۲)

۲۔ گھر والوں کے حالات کا جائزہ باریکی سے لیا جائے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْأَمِيرُ رَاعٍ

وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ

وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ

فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

تم میں کا ہر ایک نگہبان ہے اور تم میں کا ہر ایک اپنی نگہبانی کے تعلق سے پوچھا جائے گا امیر نگہبان ہے، آدمی اپنے گھر والوں پر نگہبان ہے اور عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کی اولاد پر نگہبان ہے پس تم میں کا ہر ایک نگہبان ہے اور اپنی نگہبانی کے تعلق سے پوچھا جائے گا۔

(بخاری: ۵۲۰۰، مسلم: ۱۸۲۹)

۷۔ حصول خیر کے اسباب اختیار کئے جائیں اور برائیوں سے بچا جائے

۱۔ گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

يَا بَنِي إِدَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُنْ بَرَكَهَ عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ

اے میرے بیٹے! جب تم اپنے گھر والوں پر داخل ہو تو سلام کر لو وہ تمہارے اور تمہارے گھر والوں پر باعث برکت ہوگا۔

(ترمذی: انس رضی اللہ عنہ، حسن الغیرہ: صحیح الترغیب: ۱۶۰۸)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

... رَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

جو آدمی اپنے گھر میں سلام کے ساتھ داخل ہوتا ہے تو وہ اللہ عزوجل کے ذمہ ہوتا ہے۔

(ابوداؤد، ابن حبان، حاکم: ابوامامہ رضی اللہ عنہ) (صحیح: صحیح الجامع: ۳۰۵۳)

۲۔ گھر میں داخلہ کے وقت اجازت لے لی جائے

عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ نَذِيرٍ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ حَذِيفَةَ فَقَالَ: أَسْتَأْذِنُ عَلَى أُمِّي؟

فَقَالَ: إِنْ لَمْ تَسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا رَأَيْتَ مَا تَكْرَهُ

مسلم بن نذیر کہتے ہیں ایک شخص نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا ”کیا میں اپنی ماں کے پاس داخل ہوتے وقت بھی اجازت لوں؟ تو انہوں نے کہا: اگر تم اجازت نہیں لو گے تو وہ دیکھ لو گے جسے تم (دیکھنا) ناپسند کرتے ہو۔
(شیخ البانی نے اسے حسن الاسناد کہا ہے: الادب المفرد: ۱۰۶۰)

۳۔ گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھاتے وقت اللہ کا ذکر کیا جائے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ

قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ

وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ أَذْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ

وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ أَذْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ

جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتے اور کھاتے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے، تو شیطان کہتا ہے تمہارے لئے کوئی سونے کی جگہ نہیں اور نہ ہی رات کا کھانا ہے، اور جب داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان کہتا ہے تم نے سونے کی جگہ پالی اور جب اپنے کھانے کے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو کہتا ہے کہ تم نے سونے کی جگہ اور رات کا کھانا بھی پالیا۔

(احمد، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ: جابر رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۵۱۹)

۴۔ مغرب کے وقت بچوں کو روک لیا جائے اور دروازہ بند کرتے وقت اللہ کا نام لیا جائے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِذَا اسْتَجَنَحَ اللَّيْلُ - أَوْ قَالَ جُنَحَ اللَّيْلِ - فَكُفُّوا صَبِيَّانَكُمْ

فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَخَلُّوهُمْ

وَأَغْلِقْ بَابَكَ وَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ

وَأُطْفِئْ مِصْبَاحَكَ وَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ

وَأَوْكِ سِقَاءَكَ وَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ

وَحَمِّرْ إِنْاءَكَ وَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ وَلَوْ تَعَرَّضَ عَلَيْهِ شَيْئًا

جب رات چھا جائے (یا فرمایا کہ رات کے چھانے کے وقت) تو اپنے بچوں کو (گھروں میں) روک لو، اس لئے کہ شیاطین اس وقت پھیل جاتے ہیں پس جب رات کا کچھ حصہ گزر جائے تو انھیں چھوڑ دو اور اپنے دروازے بند کرتے وقت اللہ کا نام لو، اور جب چراغ بجھاؤ تو اللہ کا نام لو، اور اپنے مشکیزہ کو پلٹ دو اور اللہ کا نام لو اور اپنے برتن کو ڈھانک لو اور اللہ کا نام لو اگر چاس پر کوئی چیز ہی رکھ دو۔ (یعنی اگر بند کرنے کی جب کوئی چیز نہ ملے اس وقت)

(متفق علیہ: بخاری: ۳۲۸۰، مسلم: ۲۰۱۳: جابر رضی اللہ عنہ)

اور مسلم میں ہے:

فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سِقَاءً وَلَا يَفْتَحُ بَابًا وَلَا يَكْشِفُ إِنْاءً

اس لئے کہ شیطان کسی مشکیزہ کو نہیں کھولتا اور نہ ہی دروازہ کھولتا ہے اور نہ برتن کو کھولتا ہے۔

(مسلم: ۲۰۱۴: جابر رضی اللہ عنہ)

اور طبرانی میں ہے:

إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ فَكُفُّوا صَبْيَانَكُمْ

جب سورج غائب ہو جائے تو اپنے بچوں کو روک لو۔

(طبرانی: ابن عباس رضی اللہ عنہ: صحیح الجامع: ۶۹۴: صحیح)

۵۔ سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھنے کا اہتمام کرنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

وَكَلَّنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذَتْهُ

فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ

إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَأَقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ

لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرُبَكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تَصْبَحَ

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ وَهُوَ كَذُوبٌ ذَاكَ شَيْطَانٌ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے مجھے رمضان کے فطرہ کی حفاظت کی ذمہ داری دی، میرے پاس ایک آنے والا آیا اور غلہ سے کچھ چیزیں اکٹھا کرنے لگا تو میں نے اسے پکڑ لیا، میں نے کہا: میں تمہیں اللہ کے رسول ﷺ کے پاس لے جاؤں گا، اور ایک لمبی حدیث بیان کی، اس نے کہا: جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو آیۃ الکرسی پڑھو (اگر تم ایسا کرو گے تو) برابر تمہارے اوپر اللہ کی جانب سے ایک محافظ رہے گا اور کوئی شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا یہاں تک کہ تم صبح کر لو، تو اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: اس نے تم سے سچ کہا حالانکہ وہ جھوٹا شیطان تھا۔

(بخاری: ۳۲۷۵)

۶۔ سوتے وقت معوذات کے پڑھنے کا اہتمام کیا جائے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ

نَفَثَ فِي كَفِّهِ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَبِالْمُعَوِّذَتَيْنِ جَمِيعًا

ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَمَا بَلَغَتْ يَدَاهُ مِنْ جَسَدِهِ

قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا اشْتَكَى كَانَ يَأْمُرُنِي أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ بِهِ

عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اللہ کے رسول ﷺ جب اپنے بستر پر لیٹتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں پر قل ھو اللہ احد اور معوذتین میں سے ایک ساتھ پڑھ کر تھکارتے، پھر ان دونوں کو اپنے چہرے پر پھیرتے اور جہاں تک آپ کے دونوں ہاتھ پہنچ سکتے پھیرتے تھے، عائشہ کہتی ہیں کہ جب آپ ﷺ مرض میں مبتلا ہوتے تو مجھے حکم دیتے کہ میں ایسا کروں۔

(بخاری: ۴۸۰۵)

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ : يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

(بخاری: ۵۰۱۸) اسی طرح مسلم میں ہے۔

اور ایک روایت میں ہے: ایسا تین مرتبہ کرتے۔

۷۔ بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت مسنون ذکر کیا جائے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

إِنَّ هَذِهِ الْحُشُوشَ مُحْتَضَرَةٌ

فَإِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ

بلاشبہ یہ حشوش (جنوں کی ایک قسم) حاضر ہوتے ہیں، پس جب تم بیت الخلاء میں جاؤ تو کہو ”میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں خبیث جن اور جن خبیثہ سے۔“
(احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۲۲۶۳)

۸۔ گھر میں سورۃ بقرہ کی قرات کا اہتمام کیا جائے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ

تم اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، بلاشبہ شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہو۔
(احمد، مسلم، ترمذی، ابویہریرہ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۷۲۲۷)

اور ترمذی میں ہے

وَإِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ الْبَقَرَةُ لَا يَدْخُلُهُ الشَّيْطَانُ

اور بلاشبہ وہ گھر جس میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہو اس میں شیطان نہیں داخل ہوتا۔
(شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے، ترمذی: ۲۸۷۷)